ہجرووصال

؎ عشق میں یہ کمال ہوتا ہے
عاشق کے لیے ہجر ہی وصال ہوتا ہے

محمد اصغر میرپوری

انتساب

میرے ادب نواز دوست

خلیل احمد

شمریز علی

عاطف مسعود

جو ریڈیو ایکس ایل کے اچھے میزبان ہی نہیں بلکہ اچھے انسان بھی ہیں۔

پیشِ لفظ

ہر حمد و ثناء اللہ تعالیٰ کے لیے، بے شمار دُرود و سلام حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر، اللہ کے فضل و کرم سے میرا ایک اور شعری مجموعہ مکمل ہو گیا ہے۔

یہ سب لکھنے سے میرا مقصد نہ تو دولت حاصل کرنا ہے اور نہ شہرت بلکہ میری سوچ تو یہ ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ نے مجھے کچھ دیا ہے تو وہ لوگوں کے ساتھ بانٹ کر انہیں خوشیاں دوں اور ثواب کماؤں میرے یہ اشعار ہی نشانی رہ جائیں گے جنہیں پڑھ کر شائد کوئی مجھے دُعائیں دے۔

مجھے زندگی کے سفر میں کافی اچھے لوگ ملے ہیں اگر سبھی کے نام لکھوں گا تو ایک پوری کتاب درکار ہو گی۔ میں مختصر اتنا کہوں گا کہ اپنے بڑے بھائی محمد اسلم سے میں بہت متاثر تھا وہ اب اس دنیا میں نہیں رہے اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند کرے اور انہیں جنت الفردوس میں جگہ دے۔ آمین!

دس سال کی عمر میں میرے سر سے والد کا سایہ اُٹھ گیا تو بھائی محمد اسلم نے میری دیکھ بھال کی۔ وہ خود پنجابی میں شاعری کرتے تھے تو میں بھی اُن کے نقش قدم پر چل پڑا۔ آج اللہ کے فضل و کرم سے یہ میرا بیسواں شعری مجموعہ ہے۔ اس میں میرا کوئی کمال نہیں یہ سب میرے مولا کی دین ہے جس نے مجھ جیسے ادنیٰ انسان کو اتنی ہمت دی۔ میں نے کبھی یہ نہ سوچا تھا کہ میں اتنا کچھ لکھوں گا۔

پروفیسر منیر احمد یزدانی صاحب صدر شعبۂ اُردو گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج میر پور، نگران اعلیٰ کل پاکستان بزمِ فکر و نظر کا انتہائی ممنون ہوں جنہوں نے میری تمام کتابوں کی پروف ریڈنگ کی اور ان کی اشاعت میں بھی میری مدد کی اللہ انہیں اس کا اجر دے۔ آمین!

ان دنوں جن تین ہستیوں کے سر میری شاعری کا سہرہ جاتا ہے وہ ہیں ریڈیو ایکس ایل کے میزبان خلیل احمد، شمریز علی اور عاطف مسعود۔ میں ان تین ہستیوں کا ممنون ہوں کہ یہ اپنے پروگراموں میں میری شاعری شامل کرتے ہیں جس کی وجہ سے لوگ میرے نام سے واقف ہونے لگے ہیں اور ان تینوں میں ایک خوبی یہ ہے کہ شاعری بڑے پیارے انداز میں پڑھتے ہیں جس کی میں ہی نہیں سبھی سننے والے تعریف کرتے ہیں۔ یہ ان لوگوں کی مہربانی ہے کہ جو آج لوگ مجھے جانتے ہیں اور میری شاعری پڑھتے ہیں۔ اب مجھے معلوم ہوا ہے کہ دنیا میں حسد کرنے والوں سے مجھے زیادہ پیار کرنے والے ہیں میرے اس مختصر سے سفر میں یہ تینوں دوست ملے جن کا میں جتنا شکریہ ادا کروں کم ہے۔

میں یہاں پر محترم ڈاکٹر امجد عزیز، پیٹر پی، حیدر حسن، جے۔ڈی، محمد بشارت، منجیت رائے اور پریت ڈروچ کا بھی خصوصی شکریہ ادا کرنا چاہوں گا کہ انھوں نے نہ صرف میری شاعری کو پسند کیا بلکہ دوسروں تک میری شاعری کا پیغام پہنچانے میں مدد کی۔ دوسرا سونے پہ سہاگہ یہ ہے کہ جناب حافظ انعام صاحب نے میری شاعری ڈیزائن کر کے فیس بک پہ لگائی تو کافی لوگ اس کا مطالعہ کرنے لگے ایک دن کیا ہوا کہ صابر مرزا صاحب نے جو گیت اور غزلیں گاتے ہیں مجھے پیغام بھیجا کہ میں آپ کی غزلیں گانا چاہتا ہوں تو میں نے انہیں کہا میرے لیے یہ بڑے اعزاز کی بات ہوگی کہ آپ میری غزلیں گائیں گے۔ وہ ان دنوں میری غزلیں کمپوز کر رہے ہیں واقعی دنیا میں اچھے لوگ بھی ہیں کچھ نام نہاد دوستی کا تو دعویٰ کرتے ہیں مگر ریڈیو، ٹی وی پر میری غزلیں نہیں سناتے کہ کہیں یہ مشہور نہ ہو جائے۔ زندگی کے اس مختصر سے سفر میں یہ بات سمجھ میں آئی ہے کہ جب تک آپ کی مخالفت نہیں ہوتی تب تک آپ کچھ نہیں کر سکتے۔ یہ آپ کے ہمارے دشمن ہی ہوتے ہیں جو ہماری شخصیت کو سنوارتے ہیں۔ بزرگوں نے سچ ہی کہا ہے کہ انسان کو اس کی محنت کا پھل ضرور ملتا ہے آخر میں گزارش ہے مجھے اپنی دُعاؤں میں یاد رکھنا۔

محمد اصغر میر پوری